احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی

(فرمودہ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۳۱ء)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں سب سے پہلے اپنی، اپنے ساتھیوں اور دوسرے مہمانوں کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا اس چائے کی دعوت کیلئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعوتیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں اور یہ ایک ایسا رواج ہو گیا ہے جو شاید اپنی کثرت کی وجہ سے بہت سی خوبصورتی کھو بیٹھا ہے لیکن وہ دعوت جو حقیقی جوش اور اخلاق کے نتیجہ میں ہو وہ دل کے لئے نہایت ہی مسرت کا موجب اور قلب کے لئے فرحت کا باعث ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو محبت اور تعلق بڑھانے کا ایک یہ ذریعہ بھی بتایا ہے کہ اگر توفیق ہو تو ایک دوسرے کی دعوت کرتے رہنا چاہئے۔[1] خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لوگوں کو دعوت پر بلاتے تھے اور اس کو اتنی اہمیت دیتے کہ فرماتے دعوت کا ردّ کرنا میری سنت کے خلاف ہے [2] اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ لجنہ کی یہ دعوت اخلاص اور اسی روح کے ساتھ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت میں پیدا کرنا چاہتے تھے، اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کھانوں کی قیمت کے مطابق نہیں بلکہ اس نیت کی قیمت کے مطابق ان سے فضل و برکت کا سلوک کرے۔

سیالکوٹ کی لجنہ باوجود اس کے کہ اس سے پہلے مجھے انہیں مخاطب کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن ان کی محترم اور مخلص کارکن جو یہاں کی جماعت کے امیر کی اہلیہ ہیں کے بعض خطوط اور بیانات سے پتہ لگتا ہے کہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کرنے والی اور بہت سی لجنہ کیلئے نمونہ ہے بلکہ بسا اوقات مجھے سیالکوٹ کی لجنہ کے کام بتا کر مرکزی لجنہ کو بھی شرمندہ کرنا پڑا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مرکزی لجنہ کے کام کی نوعیت مختلف ہے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں جس

استقلال کے ساتھ سیالکوٹ کی لجنہ نے کام کیا ہے وہ ہر ایک کے لئے نمونہ ہے۔ عورتوں کی تعلیم سے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی خاص دلچسپی ہے۔ میں نے محض اس کی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سُنے ہیں اور اختلافی آراء بھی سُنی ہیں لیکن پھر بھی میں پورے یقین کے ساتھ اس رائے پر قائم ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا' اس وقت قادیان میں عورتوں کا صرف پرائمری سکول تھا۔ لیکن میں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو قرآن کریم اور عربی کی تعلیم دی اور انہیں تحریک کی کہ مقامی عورتوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ پڑھائیں۔ میں نے اپنی ایک بیوی کو خصوصیت کے ساتھ اس کیلئے تیار کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے ساتھ دوسری عورتوں کو بھی فائدہ پہنچائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی مشیّت تھی کہ میرے سفر ولایت سے واپسی پر وہ فوت ہوگئیں۔ اس پر میں نے سمجھا کہ صرف ایک عورت کو تیار کرنے سے کام نہیں چلے گا کیونکہ اس کے یہ معنی ہونگے کہ اگر وہ عورت فوت ہو جائے تو دوسری کو تیار کرنے کیلئے چھ سات سال کا مزید عرصہ درکار ہوگا اس لئے میں نے یہ انتظام کیا کہ طالبات چِکوں کے پیچھے بیٹھ کر استادوں سے تعلیم حاصل کریں۔ اس پر قادیان میں بھی اور باہر بھی اعتراض ہوئے کہ یہ اچھی تعلیم ہے' عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں۔ لیکن میں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی کیونکہ ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ضرورت کے موقع پر مرد و عورت ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صحابیوں اور نَو مسلموں کو رسول کریم ﷺ کے کلماتِ طیبات سکھاتی رہی ہیں۔ [۳] اور ہماری عورتوں کی عزت رسول کریم ﷺ کی عورتوں کی عزت سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور جو فعل ان کی عزت کے مطابق ہے' اس سے ہماری عزت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ پس میں نے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ پچھلے سال عورتوں کی کافی تعداد نے مولوی کا امتحان پاس کر لیا۔ گویا وہ ڈگری حاصل کی جو عربی میں ایف۔ اے کے برابر ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے پرائمری سکول کو مڈل تک پہنچا دیا۔ اور چونکہ عربی کا امتحان دینے کے بعد صرف انگریزی کا امتحان دے کر انٹرنس پاس کیا جا سکتا ہے اس لئے مولوی پاس عورتوں نے اور کچھ باقاعدہ سکول میں پڑھنے والیوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنس بھی پاس کر لیا اور اس سال سے قادیان میں عورتوں کیلئے کالج بھی جاری ہو چکا ہے۔ امید ہے دو سال تک کئی عورتیں ایف۔ اے پاس کر لیں گی۔ اور میرا منشاء ہے کہ

اسی طرح کم از کم پندرہ سولہ عورتوں کو بی۔ اے' ایم۔ اے تک تعلیم دلائی جائے تا عورتیں خود دوسری عورتوں کو تعلیم دے سکیں۔ مردوں کیلئے کالج قائم کرنے کی شرائط سخت ہیں۔ یعنی جب تک ایک خاص رقم جمع نہ کی جائے اور عمارت تعمیر نہ ہو' اس کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ لیکن عورتوں کیلئے ایسی شرائط نہیں اس لئے ہمیں ان کیلئے انتظام کرنے میں تھوڑے سے خرچ پر بہت سی سہولتیں میسر ہیں۔ اور جب قادیان میں عورتیں ہی تعلیم دینے کیلئے تیار ہو جائیں تو میرا ارادہ ہے وہاں ہوسٹل قائم کر کے باہر کی عورتوں کیلئے بھی وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کر دیا جائے گا۔

یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ سارے پنجاب میں مسلمانوں کا ایک بھی زنانہ کالج نہیں اور قادیان کا کالج پہلا زنانہ کالج ہے اور خدا کے فضل سے وہاں عورتوں کی تعلیم اس قدر زیادہ ہے کہ چند ماہ ہوئے میں علی گڑھ گیا تو مجھے بتایا گیا صرف چار لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ لیکن قادیان میں پہلے ہی سال سولہ لڑکیوں نے امتحان دیا اور ہم نے اندازہ کیا ہے کہ قادیان میں قریباً سو فیصدی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ گویا ان کی شرح لڑکوں سے بھی زیادہ ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری جماعت میں عورتوں کی تعلیم اس سرعت سے پھیل رہی ہے۔ خصوصاً قادیان میں کہ اِنْشَاءَ اللّٰہُ بہت جلد عورتوں کی جہالت کی بلا سے ہم لوگ بچ جائیں گے۔

سیالکوٹ کی لجنہ نے جو کام جاری کیا ہے مجھے امید ہے ان کی کوشش سے یہاں بھی تعلیم کا چرچا وسیع ہو جائے گا۔ مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ یہاں کی احمدی مستورات نے اپنے حُسنِ اخلاق سے دوسرے طبقوں میں بھی ایسی قبولیت حاصل کر لی ہے کہ سب کی لڑکیاں ان کے سکول میں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور کسی قسم کی FRICTION نہیں۔ یہ ان کے کام کی روح کے متعلق ایک نہایت عمدہ شہادت ہے۔ اگر مردوں میں نہیں تو کم از کم عورتوں میں اس روح کا پیدا ہونا کہ اسلامی کاموں کو مل کر کرنا چاہئے نہایت مسرت بخش ہے اور جب عورتوں میں یہ روح پیدا ہو جائے تو پھر مرد بھی متحدہ جدوجہد کیلئے مجبور ہو جائیں گے۔ میں اس وقت زیادہ نہیں بول سکتا کیونکہ میں جب کبھی کسی شہر میں جاتا ہوں تو چونکہ میری صحت بھی خراب ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ہم دیہات کے رہنے والے لوگ شہروں کا ناقص گھی کھانے کے عادی نہیں ہوتے' اس لئے لاہور میں تو پہلا ہی کھانا کھانے کے بعد میرا گلا خراب ہو جایا کرتا ہے لیکن یہاں

تیسرے کھانے کے بعد یہ تکلیف ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ شام کے بعد بھی مجھے ایک تقریر کرنی ہے اس لئے اختصار کے ساتھ یہ کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ عورتوں کے اندر عام طور پر یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم کسی کام کی نہیں۔ یہ خیال قطعاً بے بنیاد ہے اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو دل سے نکال دینا چاہئے۔ سیالکوٹ کی لجنہ نے ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں بھی کام کر سکتی ہیں۔ عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مرد و عورت برابر ہیں۔ اور مردوں کی طرح وہ بھی ترقی کے مدارج طے کر سکتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کے متعلق فرمایا ہے **خُذُوْا نِصْفَ دِیْنِکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْحُمَیْرَاءِ** [۴] یعنی نصف دین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو اور ہم دیکھتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ایسے اہم امور میں مردوں کی راہنمائی کی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کی باتوں کے سمجھنے میں انہیں کمال حاصل تھا۔ بسا اوقات مردوں کی عقل وہاں تک نہ پہنچتی تھی، جہاں ان کا دماغ پہنچ جاتا تھا۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ رسول کریم ﷺ کے خاندان میں ایک میت ہو گئی اور غالباً حضرت علیؓ کے بھائی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ عورتوں کو سخت صدمہ تھا، وہ بَین کرنے لگیں اور چونکہ یہ بات منع ہے اس لئے کسی نے آکر رسول کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ جاکر ان کو منع کرو۔ اس نے منع کیا مگر وہ نہ رکیں۔ اسلام اس وقت ابتدائی حالت میں تھا اور عورتوں کی تربیت مکمل نہ ہوئی تھی۔ اس نے پھر آکر رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے فرمایا۔ **فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِھِنَّ التُّرَابَ** [۵] یعنی ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔ اس شخص نے واقعی مٹی اٹھائی اور جاکر ان پر ڈالنی شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا تو آپ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا تم مرد ہو لیکن اتنی عقل نہیں رکھتے کہ رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب سمجھو۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ نہیں کہ واقعی ان پر مٹی ڈالو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہایت فہیم عورت تھیں۔ اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تقویٰ اور طہارت میں بے نظیر تھیں حتّٰی کہ رسول کریم ﷺ بعض رازکی باتیں آپ سے کہہ دیتے تھے۔ یہی حال اور عورتوں کا بھی تھا۔ تو عورتوں کیلئے ترقی کے ذرائع ویسے ہی ہیں جیسے مردوں کیلئے اور میں امید کرتا ہوں کہ احمدی مستورات کبھی یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں گی کہ ان کیلئے ترقی کی گنجائش نہیں۔ بلکہ ان کا ہر قدم آگے ہی بڑھے گا اور وہ مسلمانوں کی قوت، طاقت کو ترقی دینے، دنیا میں اخلاص کی روح پھونکنے اور انسانوں کو انسانیت کے مقام

پر کھڑا کرانے کیلئے اسی طرح کام میں لگی رہیں گی جس طرح ہم مردوں سے امید رکھتے ہیں یا جس طرح ہمارا اللہ ہم سے امید رکھتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ انہیں جماعت، دین اور مسلمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی ترقیات جن کا اس نے اپنے نبی سے وعدہ فرمایا ہے انہیں عطا کرے اور وہ دوسری جماعتوں کیلئے نمونہ ہوں۔ آمین

(الفضل ۲۹۔ ستمبر ۱۹۳۱ء)

۱

۲ بخاری کتاب النکاح باب من ترک الدعوة فقد عصی اللّٰہ و رسولہ

۳ الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۸ صفحہ ۶۶ مطبوعہ دار صادر بیروت۔

۴ البدایة و النھایة جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۶ء۔ یہ الفاظ ہیں "خذوا شطر دینکم عن الخمیراء"

۵ بخاری کتاب الجنائز باب ماینھی عن النوح والبکاء والرجز۔ شرح مواھب اللدنیة جلد ۳ صفحہ ۳۵۲ باب غزوة موت، دار الکتب العلمیة بیروت لبنان مطبوعہ ۱۹۹۶ء